## سوال

میں نے ایک طلاق یافتہ عورت سے شادی کی ہے، اس کا ایک بیٹا بھی ہے اور وہ بیٹا طلاق کے چار ماہ بعد پیدا ہوا تھا، اب وہ میرے پاس ہے۔ کیا میں اس بچے کا وارث بن سکتا ہوں اور کیا وہ میری آنے والی اولاد کے لیے محرم ہے؟

## جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ہر حق والے کے حق کا ذکر کر دیا ہے، ہر انسان کے ورثاء کا تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا (النساء: 7).

مردوں کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، اس میں سے جو اس (مال) سے تھوڑا ہو یا بہت، اس حال میں کہ مقرر کیا ہوا حصہ ہے۔

اللہ تعالی نے قرآن وسنت میں جن ورثاء کا تذکرہ کیا ہے اس کے مطابق آپ اس بچے کے وارث نہیں بن سکتے جو آپ کی بیوی کے پہلے خاوند سے ہو، کیونکہ آپ کا اس سے کوئی نسبی تعلق نہیں ہے۔

وہ بچہ آپ کی ہونے والی اولاد کے لیے محرم ہوگا اور وہ اخیافی (ماں شریک) بھائی ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث بھی ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ (النساء: 12)

اور اگر کوئی مرد، جس کا ورثہ لیا جا رہا ہے، ایسا ہے جس کا نہ باپ ہو نہ اولاد، یا ایسی عورت ہے اور اس کا ایک بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے، پھر اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں حصے دار ہیں۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد